قتل کی مذمت

قرآن کریم واحادیث سے قتل مسلم کی وعید، مثلا: قاتل جنت کی خوشبو سے محروم، قاتل کی کوئی عبادت قبول نہیں، قتل کی بنسبت پوری دنیا کا زوال آسان، پہلا حساب خون کا، میرے بعد کفار نہ بن جانا، ہتھیار اٹھانے کی مذمت، قتل کبیرہ گناہ ہے، مؤمن کی حرمت، قاتل مبغوض، قاتل کی نجات نہیں، قتل نہ کرنے پر بیعت، قتل مہلک کام، قاتل جہنمی، قاتل اللہ تعالی کی رحمت سے نا امید، مقتول کی توبہ، ابلیس کا قاتل کو تاج پہنانا، ایذاء مسلم کی ممانعت، وغیرہ امور اس مختصر رسالہ میں مع حوالہ جمع کئے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

فہرست رسالہ ’’قتل کی مذمت‘‘

پیش لفظ..	۵
قرآن واحادیث سے قتل کی وعید..	۷
قتل سے متعلق چند آیات کریمہ..	۷
قتل سے متعلق چند احادیث وآثار..	۱۰
ذمی کا قاتل جنت کی خوشبو نہیں پائے گا..	۱۰
قاتل کی فرض ونفل کوئی عبادت قبول نہیں..	۱۰
ایک مسلمان کے قتل کی بنسبت پوری دنیا کا زوال زیادہ آسان ہے..........	۱۰
سب سے پہلا فیصلہ خون سے متعلق کیا جائے گا..	۱۱
میرے بعد کفار نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارو..	۱۱
مسلمان کا قتل کفر ہے..	۱۲
جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے..	۱۲
قتل کبیرہ گناہوں میں سے ہے..	۱۲
اس شہر کی حرمت کی طرح تمہارے خون تم پر حرام ہیں..	۱۳
مؤمن کی حرمت بیت اللہ کی حرمت سے عظیم تر ہے..	۱۴
اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض..	۱۴
مسلمان کا خون حلال نہیں..	۱۵
مؤمن دین کی کشادگی میں رہتا ہے جب تک کہ حرام خون نہ کرے..........	۱۶
قتل سے نجات کی کوئی راہ نہیں..	۱۶

ہم نے قتل نہ کرنے پر بیعت کی............	۱۶
قتل میں اہل صنعاء شریک ہوتے تو میں ان سب کو قتل کر دیتا............	۱۷
قتل مہلک کام ہے............	۱۸
ایک مؤمن کے قتل پر سب شریک جہنم کے مستحق............	۱۸
ایک مؤمن کے قتل پر سب شریک عذاب کے مستحق............	۱۹
مؤمن کے قتل کرنے میں مددگار اللہ کی رحمت سے ناامید............	۱۹
قتل اور شرک کے سوا ہر گناہ کے معاف ہونے کی امید جاسکتی ہے............	۲۰
مؤمن خیر میں بڑھتا رہتا ہے جب تک کہ قتل نہ کرے............	۲۰
مقتول کی توبہ............	۲۰
قاتل کی سزا دائمی جہنم............	۲۳
قاتل کی توبہ قبول نہیں............	۲۳
قاتل کے لئے دائمی سزا کا حکم منسوخ نہیں............	۲۳
قاتل کی توبہ کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا فتوی............	۲۴
غصہ ور سائل کے قتل کا سوال............	۲۵
قاتل اور قتل کا حکم دینے والے دونوں جہنمی............	۲۶
ابلیس، قاتل کو تاج پہناتا ہے............	۲۶
جہنم کی آگ قاتل سے لپٹ کر دوزخ میں پھینک دے گی............	۲۷
قتل کی جگہ پر حاضر رہنے والے پر بھی لعنت............	۲۸
اسلام کے اقرار پر قتل اور آپ ﷺ کا ارشاد............	۲۹

دو سنگین گناہ: شرک اور قتل	۳۰
آپ ﷺ کا اللہ تعالی سے قاتل کے لئے بار بار سوال	۳۰
قیامت کے دن مقتول کا سوال	۳۰
قتل سے توبہ، شرک کی توبہ زیادہ محبوب	۳۰
جاہلیت کی وجہ سے قتل کرنے والے پر لعنت	۳۱
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر لعنت	۳۱
ہتھیار سے اشارہ کرنے پر جہنم کی وعید	۳۲
ہتھیار سے اشارہ کرنے پر لعنت	۳۲
غلط فہمی میں قتل پر قرآن کریم کی آیت کا نزول	۳۳
تلوار کی زد میں کلمہ پڑھنے کے باوجود قتل پر آپ ﷺ کا تعجب فرمانا	۳۵
ایذاء مسلم کی ممانعت	۳۸
آپ ﷺ کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے بدلہ لینے کا امر فرمانا	۳۹
قصاص کا حکم	۴۲
دنیا میں پہلا قتل	۴۳

پیش لفظ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین ، والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین ، وعلی آله وأصحابه اجمعین ، أما بعد۔

قرآن کریم اوراحادیث نبویہ میں قتل پر سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں، یہ بہت بڑا گناہ ہے، مسلمان کی شان نہیں کہ کسی مسلمان کو قتل کرے، اس پر دائمی جہنم کی سزا بیان کی گئی ہے، اس پر لعنت کی گئی ہے، اس کے لئے دردناک عذاب کا حکم ہے، اس کو خاسرین میں شمار کیا گیا ہے، ایک شخص کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل کہا گیا ہے، ایک جگہ قیامت کے دن اس کے لئے دوگنے عذاب اوراس کے ذلیل وخوار ہونے کی وعید سنائی۔

احادیث مبارکہ میں جو وعیدیں آئی ہیں وہ کس قدر سخت ہیں مثلاً: قاتل جنت کی خوشبو سے محروم، اس کی عبادت قبول نہیں، پوری دنیا کا زوال ایک مؤمن کے قتل کے مقابلہ میں آسان، سب سے پہلا فیصلہ خون کا ہوگا، قتل کو کفر فرمایا، ایک مسلمان کی حرمت کو بیت اللہ سے بڑھ کر قرار دیا گیا، قاتل کو مبغوض کہا گیا، قاتل کے لئے کوئی راہ نجات نہیں، قتل کو مہلک گناہ کہا گیا، جہنم کی وعید سنائی گئی، قاتل بلکہ قتل پر معاون اللہ تعالی کی رحمت سے محروم، قتل پر ابھارنے والے شیطان کو ابلیس تاج پہناتا ہے، قتل کی جگہ پر حاضر پر ہونے والوں بھی لعنت کی گئی ہے۔

کسی مسلمان کی طرف صرف ہتھیار سے اشارہ کرنے پر جہنم کی وعید سنائی گئی، اس پر لعنت وارد ہوئی ہے تو قتل کس قدر جرم ہوگا؟ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔

ایذاء مسلم پر بھی سخت وعیدیں آئی ہیں تو کسی مسلمان کے قتل کو کیسے گوارہ کیا جاسکتا ہے۔

آپ ﷺ نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے معمولی معمولی کاموں پر بدلہ کا حکم فرمایا۔
قتل نہ کرنے پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی۔

قتل اس قدر برا ہے کہ اکراہ اور جبر کے وقت کلمہ کفر کہنے کی اجازت ہے، مگر قتل کی اجازت نہیں۔(مستفاد: موسوعہ فقہیہ (مترجم) ص۳۹۴ ج۳۲)

یعنی کوئی جبراً کسی سے کلمہ کفر کہلوائے کہ اگر تو نے کفر کا جملہ نہ کہا تو تجھے قتل کردوں گا تو ایسے وقت زبان سے کلمہ کفر کی اجازت ہے، مگر کوئی کسی پر جبر کرے کہ فلاں کو قتل کردے ورنہ تجھے قتل کردوں گا تو ایسے وقت کسی کو قتل کرنا جائز نہیں۔

ان چند امور کو اس مختصر رسالہ میں جمع کیا گیا ہے، اللہ تعالی اس تحریر کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے۔

اللہ کرے یہ سطریں ان سخت دل نفوس اور نرمی سے محروم مسلمانوں تک پہنچیں جو اس گناہ کبیرہ کے مرتکب ہیں۔اللہ تعالی قاتل ظالموں سے اپنے مؤمن بندوں کو محفوظ فرمائے

مرغوب احمد لاجپوری

۱/رجب المرجب ۱۴۴۶، مطابق ۱/جنوری ۲۰۲۵ء

بروز بدھ

قرآن واحادیث سے قتل کی وعید

قتل سے متعلق چند آیات کریمہ

(۱)......﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَأً ﴾۔(پ:۵/سورۂ نساء،آیت نمبر:۹۲)

ترجمہ:......اور کسی مؤمن کی شان نہیں کہ وہ کسی مؤمن کو قتل کردے، الا یہ کہ غلطی سے ایسا ہوجائے۔

(۲)......﴿ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهُ وَاَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴾۔(پ:۵/سورۂ نساء،آیت نمبر:۹۳)

ترجمہ:......اور جو کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کردے تو اس کی سزا دوزخ ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اس پر اللہ تعالی کا غضب ہوگا اور اس پر اس کی لعنت ہوگی، اور اللہ تعالی نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

تشریح:......اس آیت پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ مسلمان کو قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے، اور شرک کے سوا ہر بڑا گناہ معاف ہوسکتا ہے، پھر یہاں ہمیشہ کا ذکر کیوں ہے؟ اس کی کئی توجیہات کی گئی ہیں:

(۱)......جس مسلمان نے کسی مسلمان کو اس کے مؤمن ہونے کی وجہ سے قتل کیا تو اس کی سزا دائمی جہنم ہے، اس لئے کہ کسی مسلمان کو اس کے ایمان کی وجہ سے قتل کرنا کفر ہے۔

(۲)......اس میں ہر قاتل مراد نہیں بلکہ کافر قاتل مراد ہے۔

(۳)......یہ آیت ایک خاص قاتل کے متعلق نازل ہوئی ہے، جو پہلے مسلمان تھا پھر اس نے مرتد ہوکر ایک مسلمان کو اس کے مسلمان ہونے کی وجہ سے قتل کردیا۔ ''روح المعانی'' میں اس کے متعلق روایت بیان کی گئی ہے۔

(۴)......آیت کا معنی یہ ہے کہ اس کی سزا دوزخ میں ہمیشہ رہنا ہے، یعنی وہ اس کا مستحق ہے، یہ نہیں فرمایا کہ اس کو یہ سزا دی جائے گی۔

(۵)......خلود سے مجازاً مکث طویل مراد ہے، یعنی لمبے عرصے تک جہنم میں رہے گا۔

(۶)......اس آیت میں شرط محذوف ہے، یعنی اگر قاتل کی مغفرت نہ کی گئی تو اس کے لئے دائمی جہنم ہے۔

(۷)......قتل جیسے بڑے اور برے گناہ سے ڈرانے کے لئے اس طرح فرمایا گیا۔

(۸)......کسی مسلمان نے مسلمان کے قتل کو معمولی سمجھ کر قتل کیا تو وہ سزا مراد ہے۔

(۹)......اگر کسی مسلمان نے بغض کی وجہ سے مسلمان کے قتل کی حرمت کا انکار کر دیا، پھر مسلمان کو قتل کیا تو وہ کافر ہے، اور اس کی سزا دائمی جہنم ہے۔

(۱۰)......معاذ اللہ کسی مسلمان نے مسلمان کے قتل کو حلال اور جائز قرار دے کر قتل کیا تو وہ کافر ہو گیا، اور اس کی سزا دائمی جہنم ہے۔ (مستفاد: تبیان القرآن ص۶۴۷ ج۲)

(۳)......﴿ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴾۔

(پ:۶ ر سورۂ مائدہ، آیت نمبر:۳۰)

ترجمہ:......غرض اس کے نفس نے اس کی نظر میں اپنے ہی بھائی کے قتل کو آسان کر دیا، آخر کار اس نے اسے مار ہی ڈالا اور اس طرح وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔

(۴)......﴿ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ط وَمَنْ اَحْیَاهَا فَکَاَنَّمَا اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ﴾۔ (پ:۶ ر سورۂ مائدہ، آیت نمبر:۳۲)

ترجمہ:......جس نے کسی کو-کسی شخص کے قتل یا زمین میں فساد مچانے کے جرم کے بغیر-قتل کر دیا تو گویا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا، اور جس نے ایک جان کی زندگی بچالی تو گویا اس نے پوری انسانیت کو بچالیا۔

(۵)......﴿ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴾۔(پ:۸،سورۂ انعام،آیت نمبر:۱۵۱)

ترجمہ:......اور جس جان کو اللہ تعالی نے حرمت عطا کی ہے اسے کسی برحق وجہ کے بغیر قتل نہ کرو۔لوگو! یہ ہیں وہ باتیں جن کی اللہ تعالی نے تاکید کی ہے تاکہ تمہیں کچھ سمجھ آئے۔

(۶)......﴿ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّۃً بِغَیْرِ نَفْسٍ ط لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُّکْرًا ﴾۔

(پ:۱۵،سورۂ کہف،آیت نمبر:۷۴)

ترجمہ:......(حضرت) موسی (علیہ السلام) نے کہا: کیا آپ نے ایک بے گناہ شخص کو قتل کر ڈالا،حالانکہ اس نے کسی کو قتل نہیں کیا تھا؟ یقیناً آپ نے بڑی ناپسندیدہ حرکت کی ہے۔

(۷)......﴿ وَ الَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ج وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا ، یُّضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُھَانًا ﴾۔(پ:۱۹،سورۂ فرقان،آیت نمبر:۶۸/۶۹)

ترجمہ:......اور وہ اللہ تعالی کے ساتھ کسی اور معبود کی پوجا نہیں کرتے اور کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کرتے ،جس کے قتل کو اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے، ہاں مگر حق کی بنا پر (یعنی حکم شرعی کے مطابق) اور وہ زنا بھی نہیں کرتے ، جو ایسا کرے گا، وہ گنہگار ہوگا۔قیامت کے دن اس کو دُگنا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلیل وخوار ہو کر ہمیشہ اسی میں رہے گا۔

قتل سے متعلق چند احادیث وآثار

ذمی کا قاتل جنت کی خوشبو نہیں پائے گا

(۱)......عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال :
من قتل مُعاهَداً لم يَرَحْ رائحة الجنة ' وإنَّ ريحَها يُوجد من مسيرة أربعين عاماً۔

(بخاری، باب اثم من قتل معاهدا بغیر جرم ، کتاب الجزية والموادعة ، رقم الحديث:۳۱۶۶)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی ذمی کو (ناحق) قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا، اور بیشک جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔

تشریح:......ایک ذمی کے قتل کرنے پر اس قدر سخت وعید ہے تو کسی مسلمان کو قتل کرنا کس قدر بڑا جرم ہوگا؟۔

قاتل کی فرض ونفل کوئی عبادت قبول نہیں

(۲)...... رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : مَن قتل مؤمنا فَاعْتَبَطَ بِقتلِه لم يَقبل الله منه صَرفا ولا عَدلا۔

(ابوداؤد،باب فی تعظیم قتل المؤمن ، کتاب الفتن ، رقم الحديث:۴۲۷۰)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مؤمن کو ظلماً قتل کیا (بغیر قصاص کے) تو اللہ تعالیٰ اس کی فرض عبادات اور نفلی عبادات قبول نہیں فرمائیں گے۔

ایک مسلمان کے قتل کی بنسبت پوری دنیا کا زوال زیادہ آسان ہے

(۳)......عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنهما : ان النبی صلی الله علیه وسلم

قال : لزوال الدنیا أھون علی اللہ من قتل رجل مسلم۔

(ترمذی، باب ما جاء فی تشدید قتل المؤمن ، أبواب الدیات ، رقم الحدیث:۱۳۹۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل کی بنسبت پوری دنیا کا زوال زیادہ آسان ہے۔

(۴)......قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : والذی نفسی بیدہ ! لقتل مؤمن أعظم عند اللہ من زوال الدنیا۔

(نسائی، تعظیم الدم ، کتاب المحاربۃ ، رقم الحدیث:۳۹۹۱)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! کسی مؤمن کا قتل اللہ تعالی کے نزدیک پوری دنیا کے زوال سے زیادہ عظیم ہے۔

سب سے پہلا فیصلہ خون سے متعلق کیا جائے گا

(۵)......عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : أوّل ما یُقْضی بین النّاس فی الدِّماء۔

(بخاری، باب قول اللہ تعالی ﴿ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جھنم﴾ ، کتاب الدیات ، رقم الحدیث:۶۸۶۴)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے درمیان جس مقدمہ کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا، وہ مقدمہ جو خون سے متعلق ہوگا۔

میرے بعد کفار نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارو

(۶)......عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال :

لا تَرجِعوا بَعْدی کُفّارًا یَضْرِب بعضُکم رِقابَ بَعضٍ۔

(بخاری، باب قول اللہ تعالی ﴿من أحیاھا﴾ کتاب الدیات ، رقم الحدیث:۶۸۶۸)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ میرے بعد کفار نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارو۔

مسلمان کا قتل کفر ہے

(۷)......انّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : سِباب المسلم فسوق وقتالہ کفر۔

(بخاری، باب خوف المؤمن من أن یحبط عملہ وھو لا یشعر ، کتاب الایمان ، رقم الحدیث:۴۸)

ترجمہ:...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کا قتل کفر ہے۔

جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے

(۸)......عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : مَن حمل علینا السِّلاحَ فلیس منا۔

(بخاری، باب قول اللہ تعالی ﴿من أحیاھا﴾ ، کتاب الدیات ، رقم الحدیث:۶۸۷۴)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

قتل کبیرہ گناہوں میں سے ہے

(۹)......عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: الکبائر: الاشراک باللہ وعُقوق الوالدین وقتل النّفس والیمینُ الغَمُوس۔

(بخاری، باب الیمین الغموس، کتاب الایمان والنذور ، رقم الحدیث:۶۶۷۵)

ترجمہ:……حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہ (یہ ہیں:) اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو ناحق قتل کرنا اور یمین غموس، (عمداً جھوٹی قسم کھانا)۔

تشریح:……علامہ عینی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: فقہاء کے نزدیک ''الیمینُ الغَمُوس'' کی تعریف یہ ہے کہ: ایک مرد کسی چیز کی قسم کھائے اور اس کو معلوم ہو کہ وہ اس قسم میں جھوٹا ہے، وہ قسم اس لئے کھائے کہ وہ اس جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی کو راضی کرے، یا اس جھوٹی قسم سے کسی جرم کا عذر پیش کرے، یا اس جھوٹی قسم سے کسی مسلمان کا مال ناجائز طور پر قبضہ کرے۔

اور ہمارے اصحاب احناف نے کہا ہے کہ: مرد کا کسی گذشتہ واقعہ پر عمداً جھوٹی قسم کھانا غموس ہے۔ اور اگر اس کا یہ گمان ہو کہ واقعہ اسی طرح سے ہے (جس طرح سے قسم کھائی ہے) تو پھر یہ یمین لغو ہے۔ (نعم الباری ص ۶۳۴ ج ۱۴)

اس شہر کی حرمت کی طرح تمہارے خون تم پر حرام ہے

(۱۰)……عن ابن عباس رضی اللہ عنہما: أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب الناس يومَ النّحر فقال: يأيها النّاسُ! أيُّ يومٍ هذا؟ قالوا: يومٌ حرامٌ، قال فأيُّ بلدٍ هذا؟ قالوا: بلدٌ حرامٌ، قال: فأيُّ شهرٍ هذا؟ قالوا: شهرٌ حرامٌ، قال: فانّ دِمائكم وأموالَكم وأعراضَكم عليكم حرام كحُرمة يومكم هذا في بَلَدِكم هذا في شهرِكم هذا، الخ۔ (بخاری، باب الخطبة ايّام مِنى، كتاب الحج، رقم الحديث: ۱۷۳۹)

ترجمہ:……حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے یوم النحر میں لوگوں کو خطبہ دیا، پس فرمایا: اے میرے صحابہ! یہ کونسا دن ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ حرمت والا دن ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟ صحابہ

رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ حرمت والا شہر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ حرمت والا مہینہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارے خون اور تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تم پر اس طرح حرام ہیں، جس طرح تمہارے اس دن کی، تمہارے اس شہر کی، تمہارے اس مہینہ کی حرمت ہے۔

مؤمن کی حرمت بیت اللہ کی حرمت سے عظیم تر ہے

(۱۱)......عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنهما قال : رأيتُ رسول الله صلی الله عليه وسلم يطوفُ بالكعبة ويقول : ما أُطَيبَكِ وأُطَيَبَ ريحَكِ ، ما أعظمكِ وأعْظم حُرُمَتكِ ، والذی نفسُ محمدٍ بيده ! لَحُرمةُ المؤمن أعظمُ عند الله حُرمةً منكِ وما لِه ودمِهِ ، وأن نَظُنَّ به الا خيُرا۔

(ابن ماجہ، باب حرمة دم المؤمن وماله ، كتاب الفتن ، رقم الحديث:۳۹۳۲)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ فرمارہے تھے: تو کتنا پاکیزہ ہے، اور تیری خوشبو کس قدر عمدہ ہے، تو کتنا صاحب عظمت ہے اور تیری حرمت کتنی عظیم ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے مؤمن کی حرمت اس کے مال و جان کی حرمت اللہ تعالی کے نزدیک تیری حرمت سے عظیم تر ہے، اور ہمیں حکم ہے کہ مؤمن کے ساتھ اچھا گمان کریں۔

اللہ تعالی کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض

(۱۲)......عن ابن عباس رضی الله عنهما انّ النبی صلی الله عليه وسلم قال : أبغض النّاس الی الله ثلاثةٌ : مُلْحِد فی الحرم ، ومُبْتَغٍ فی الاسلام سُنة الجاهليّة ، ومُطَّلِب دم

امرءٍ بغير حقٍّ لِيُهْرِيقَ دمَهُ۔

(بخاری، باب من طلب دم امرء بغير حق ، كتاب الديات ، رقم الحديث:٦٨٨٢)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض تین شخص ہیں: حرم میں الحاد (گناہ) کرنے والا، (حق سے منحرف ہوکر حرم شریف میں بے بنیاد باتیں کرنے والا) اور اسلام میں جاہلیت کے طریقہ کو طلب کرنے والا، اور کسی مرد سے خون کو طلب کرنے والا تاکہ وہ اس کا خون بہائے۔

تشریح:......حرم میں الحاد کا معنی ہے: جو حق اور میانہ روی سے عدول کرے، یعنی ظالم۔ ملحد کا لفظ عرف میں اس کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو دین سے خارج ہو جائے، اور جب کسی ایسے شخص کے لئے ملحد کا لفظ استعمال کیا جائے جس نے کسی معصیت کا ارتکاب کیا ہو تو اس میں یہ اشارہ ہوگا کہ یہ معصیت بہت عظیم ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حرم میں الحاد کرنا بہت بڑا گناہ کبیرہ ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حرم میں ظلم کرنے کا معنی یہ ہے کہ حرم میں کوئی تبدیلی کی جائے، یا حرم کے احکام کو بدل دیا جائے۔ (نعم الباری ص۹۴۹ ج۱۵)

مسلمان کا خون حلال نہیں

(۱۳)......عن عبد الله رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لا يَحِلُّ دمُ امْرِئٍ مُسلم يشهد أن لا اله الا الله ' وأنى رسول الله ، الخ۔

(بخاری، باب قول الله تعالى ﴿ ان النفس بالنفس والعين بالعين ﴾ ، كتاب الديات ، رقم الحديث:٦٨٧٨)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: کسی مسلمان کا خون حلال نہیں جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالی کا رسول ہوں۔

مؤمن دین کی کشادگی میں رہتا ہے جب تک کہ حرام خون نہ کرے

(۱۴)......عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لن يزال المؤمنُ فی فُسُحَةٍ من دينه ما لم يُصِبُ دمًا حرامًا۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن اس وقت تک اپنے دین کی کشادگی میں رہتا ہے جب تک کہ حرام خون نہ کرے۔

قتل سے نجات کی کوئی راہ نہیں

(۱۵)......عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما قال : اِنّ من وَرَطات الامور الّتی لا مَخرج لمن أوقع نفسَه فيها سَفُک الدّمِ الحرامِ بغير حِلّه۔

(بخاری، باب قول الله تعالى ﴿ ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزائه جهنم ﴾ ، كتاب الديات ، رقم الحديث:۶۸۶۲/۶۸۶۳)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بیشک ایسی ہلاکت کی جگہ جن میں کوئی شخص اپنے آپ کو واقع کرلے تو ان سے نکلنے کی کوئی راہ نہ ہو، ان میں سے یہ ہے کہ کوئی انسان حرام خون بہائے اس کی حلت کے بغیر۔

ہم نے قتل نہ کرنے پر بیعت کی

(۱۶)......عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه انه قال : اِنّی من النُّقباء الذين بايعوا رسولَ الله صلى الله عليه وسلم ، وقال : بايعناه على أن لا نُشرک بالله شيئا ، ولا

نَسـرِقَ ، ولا نَـزنِـیَ ولا نَـقتُـلَ النّفس الّتی حرّم الله الا بالحق ، ولا نَنُتَهِب ولا نعصیَ بالجنة ان فعلنا ذلک ، فان غشینا من ذلک شیئا کان قضاءُ ذلک الی الله۔

(بخاری، باب وفود الانصار الی النبی صلی الله علیه وسلم بمکة و بیعة العقبة ، کتاب مناقب الانصار، رقم الحدیث:۳۸۹۳)

ترجمہ:......حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں ان نقباء میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، اورانہوں نے بتایا کہ: ہم نے اس پر آپ ﷺ سے بیعت کی تھی کہ: ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کوشریک نہیں کریں گے، اور نہ ہم چوری کریں گے، اور نہ ہم زنا کریں گے، اور نہ ہم اس شخص کوقتل کریں گے جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے مگرحق کے ساتھ، اور نہ ہم لوٹ مار کریں گے، اور نہ ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں گے (تو اس کا بدلہ) جنت ہے، اگر ہم نے یہ کام کر لئے ، اوراگر ہم نے ان میں سے کسی کام کاارتکاب کرلیا تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی طرف (مفوض) ہے۔

قتل میں اہل صنعاء شریک ہوتے تو میں ان سب کوقتل کردیتا

(۱۷)......عن ابن عمر رضی الله عنهما : أنّ غُلاما قُتِل غِیلةً فقال عمر رضی الله عنه : لو اشُترک فیها أهل صَنعاء لقَتَلْتُهُم ، وقال مغیرةُ بن حکیمٍ عن أبیه انّ أربعةً قَتلوا صَبیّا فقال عمر رضی الله عنه مثله۔

(بخاری، باب اذا أصاب قوم من رجل هل یُعاقب أو یقتص منهم کلهم ؟ ، کتاب الدیات ، رقم الحدیث:۶۸۹۶)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: ایک غلام دھوکے سے قتل کردیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس کے قتل میں اہل صنعاء شریک ہوتے

تو میں ان سب کوقتل کردیتا۔اورحضرت مغیرہ بن حکیم نے اپنے والد سے روایت کی کہ: چار مردوں نے ایک بچہ کوقتل کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کی مثل فرمایا۔

قتل مہلک کام ہے

(۱۸)......عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال : اجتنِبوا السّبع الموبِقات ، قالوا : يا رسول الله ! وما هنّ ؟ قال : الشّركُ بالله ' والسِّحرُ ' وقتلُ النّفس الّتی حرّم الله الا بالحقِّ ' وأكُلُ الرِّبا ' وأكلُ مال اليتيم ' والتّولِّی يومَ الزّحُف ' وقَذْفُ المُحصنات المُؤمِنات الغافلات۔

(بخاری، باب قول الله تعالی ﴿ انّ الذين يأكلون اموال اليتٰمی ظلما ، الخ ﴾ ، كتاب الوصايا ، رقم الحديث:۲۷۶۶)

ترجمہ:......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! وہ کیا کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی کے ساتھ شریک کرنا ، جادو کرنا، جس کے قتل کرنے کو اللہ تعالی نے حق کے سوا حرام کردیا ہے اس کوقتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جہاد سے پیٹھ پھیرنا، اور پاک دامن جرم سے بری بھولی بھالی مؤمن عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگانا،

ایک مؤمن کے قتل پرسب شریک جہنم کے مستحق

(۱۹)......أبا سعيد الخدری وأبا هريرة رضی الله عنهما يذكران : عن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال : لو أن أهل السماء وأهل الارض أشتركوا فی دم مؤمن لأكبَّهُمُ الله فی النار۔

(ترمذی، باب الحكم فی الدماء ، ابواب الديات ، رقم الحديث:۱۳۹۷)

ترجمہ:......حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر سارے آسمان اور زمین والے کسی ایک مؤمن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالی ان سب کو جہنم میں اوندھے منہ ڈال دیں گے۔

ایک مؤمن کے قتل پر سب شریک عذاب کے مستحق

(۲۰)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : قُتِل بالمدينة قَتِيلٌ على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يُعْلَمْ مَن قتله ، فصعد النبى صلى الله عليه وسلم المنبرَ ، فقال : يا ايّها الناس ! يُقْتلُ قَتيلٌ وأنا فيكم ، ولا يُعْلم من قتله ، لو اجتمع أهلُ السماء والارض على قتل امرئٍ لعذّبَهُم الله الا أن يفعل مايشاء۔

(الترغیب والترہیب ص۲۰۱ ج۳، الترهيب من قتل النفس التى حرم الله الا بالحق ، رقم الحديث :۱۱۔ ط: دار الکتب العلمیہ ، بیروت)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مدینہ منورہ میں ایک قتل ہوگیا اور معلوم نہ ہوسکا کہ قاتل کون ہے؟ تو نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: میں تم میں موجود ہوں اور ایک شخص کا قتل ہوگیا؟ اور اس کے قاتل کا علم نہ ہوسکا، (سنو!) اگر آسمان اور زمین والے کسی کے قتل پر جمع ہوجائیں تو اللہ تعالی سب کو عذاب دینے پر قادر ہیں، مگر وہ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔

مؤمن کے قتل کرنے میں مددگار اللہ کی رحمت سے ناامید

(۲۱)......عن أبى هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من أعان على قتل مؤمنٍ بِشَطْرِ كلمةٍ ، لقِىَ الله عزوجل مكتوبٌ بين عينيه : آيِسٌ من رحمة الله۔(ابن ماجہ، باب التغليظ فى قتل مسلم ظلما ، كتاب الديات ، رقم الحديث:۲۶۲۰)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مؤمن کے قتل کرنے میں ایک لفظ بھر بھی مدد کی تو وہ اللہ تعالی سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا: ''اللہ کی رحمت سے ناامید''۔

قتل اور شرک کے سوا ہر گناہ کے معاف ہونے کی امید جا سکتی ہے

(۲۲)......رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : كُلُّ ذنبٍ عسى الله أن يَغْفِرَه الا من مات مُشْركا ، أو مؤمنٌ قَتل مؤمنا مُتعمِّدًا۔

(ابوداؤد، باب فی تعظیم قتل المؤمن ، کتاب الفتن ، رقم الحدیث:۴۲۷۰)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر گناہ کے معاف ہونے کی امید کی جا سکتی ہے سوائے اس کے جو شرک پر مرے، یا کوئی مؤمن کسی مؤمن کو عمداً قتل کرے۔

مؤمن خیر میں بڑھتا رہتا ہے جب تک کہ قتل نہ کرے

(۲۳)......رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : لا يزال المؤمن مُعْنِقا صالحاً ما لم يُصِبُ دما حراما ، فاذا أصاب دما حراما بَلَّحَ۔

(ابوداؤد، باب فی تعظیم قتل المؤمن ، کتاب الفتن ، رقم الحدیث:۴۲۷۰)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن خیر اور بھلائی میں بڑھتا رہتا ہے جب تک کہ ناحق قتل نہ کرے، جب اس نے ناحق خون کر دیا تو وہ عاجز گیا (اور ہر خیر سے رک گیا)

مقتول کی توبہ

(۲۴)......عن ابن عباس رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم قال : يجيءُ المقتولُ بالقاتل يومَ القيامة ناصيَتُه ورأسُه بيده وأوداجُه تَشْخَبُ دماً يقول : يا

ربِّ ! قتلنی هذا حتی يُدْنِيَهُ من العرش ، قال : فذكروا لابن عباس التّوبة فتلا هذه الآية : ﴿ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ ﴾ قال : وما نُسِخَتْ هذه الآيةُ ولا بُدِّلَتْ وأنّٰى له التوبة ؟۔

(ترمذی، باب ومن سورة النساء ، كتاب التفسير ، رقم الحديث:۳۰۲۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مقتول قیامت کے دن قاتل کو لائے گا، اس کی پیشانی کے بال اور اس کا سر مقتول کے ہاتھ میں ہوگا، اور مقتول کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا، وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اس نے مجھے قتل کیا ہے، یہاں تک کہ قاتل کو قریب کرے گا وہ اس کو عرش الٰہی سے، راوی کہتے ہیں: پس لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے توبہ کا ذکر کیا کہ آیا اس قاتل کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی: ﴿ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ ﴾ اور فرمایا: یہ آیت منسوخ نہیں کی گئی، اور نہ اس میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے، پس اس کے لئے توبہ کا کیا سوال ہے؟

تشریح:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول مصلحتاً تھا، ورنہ ان کے نزدیک بھی قتل مؤمن کا گناہ سچی توبہ سے معاف ہوجاتا ہے۔ (تحفۃ الالمعی ص۱۸۶ج۷)

''مسند احمد'' کی ایک روایت میں اس کی تفصیل اس طرح ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک صاحب نے ان سے عرض کیا کہ: ایک شخص نے کسی کو عمداً قتل کیا تو اس کی سزا کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: اس کی سزا جہنم ہے، وہ اس میں ہمیشہ رہے گا، اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوں گے، اور اس پر لعنت کریں گے، اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے، حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ وہ آیت ہے جو سب سے آخر میں نازل ہوئی، حتی کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے اور رسول اللہ ﷺ کے بعد وحی نازل نہیں ہوئی، اس نے کہا: یہ بتایئے! اگر وہ توبہ کرلے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر وہ ہدایت یافتہ ہوجائے گا؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی توبہ کیسے ہوگی؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: اس شخص کی ماں اس پر روئے جس نے کسی مسلمان کو عمداً قتل کردیا، وہ مقتول اپنے قاتل کو دائیں یا بائیں جانب سے پکڑے ہوئے آئے گا اور دائیں یا بائیں سے اس نے اپنا سر پکڑا ہوا ہوگا اور عرش کے سامنے اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا، اور وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! اپنے اس بندے سے پوچھئے! اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا۔

(مسند احمد ج۱، رقم الحدیث:۲۱۴۲، مطبوعہ دارالفکر، بیروت،۱۴۱۴ھ۔تبیان القرآن ص۷۶۴ ج۲)

(۲۵)......عن كَرُدَم : أنّ رجلا سأل ابن عباس وأباهريرة ، وابن عمر رضى الله عنهم عن رجل قتل مؤمنا ، فهل له من توبةٍ ؟ فكُلُّهم قال : يستطيع أن يُحيِيه ؟ يستطيع أن يبتغى نَفقًا فى الارض أو سُلّما فى السّماء ؟ يستطيع أن لا يموت۔

ترجمہ:......حضرت کردم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے کسی مؤمن کو قتل کردیا، کیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟ ان سب حضرات نے فرمایا: کیا وہ طاقت رکھتا ہے کہ وہ اسے زندہ کردے؟ کیا وہ طاقت رکھتا ہے کہ وہ زمین میں کوئی سرنگ تلاش کرلے یا آسمان میں سیڑھی لگالے؟ کیا وہ طاقت رکھتا ہے کہ اس کو موت نہ آئے؟۔

قاتل کی سزا دائمی جہنم

(۲۶)......عن أبی الضُّحی ' قال : کنتُ مع ابنِ عمر رضی الله عنهما فی فُسطَاطه ' فسأله رجل عن رجل قَتل مؤمنا متعمِّدا ؟ قال : فقرأ علیه ابن عمر : ﴿ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا ﴾ الآیة ، فانظر من قتلتَ۔

ترجمہ:......حضرت ابوالضحیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ان کے خیمہ میں تھا کہ ایک آدمی نے آپ سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ہو؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس پر یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور جو کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کر دے، اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا'' پس تم غور کرو کہ تم نے کس کو قتل کیا۔

قاتل کی توبہ قبول نہیں

(۲۷)......عن الضحاک قال : لیس لقاتل المؤمن توبة۔

ترجمہ:......حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن کو قتل کرنے والے کے لئے توبہ نہیں ہے۔

قاتل کے لئے دائمی سزا کا حکم منسوخ نہیں

(۲۸)......عن الضحاک ﴿ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا ﴾ قال : ما نسخها شیء مُنذُ نَزَلَتْ۔

ترجمہ:...... حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے اس آیت ''اور جو کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کر دے، اس کی سزا دوزخ ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا'' کے بارے میں فرمایا: جب

سے یہ آیت اتری ہے اس کوکسی چیز نے منسوخ نہیں کیا۔

قاتل کی توبہ کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا فتوی

(۲۹)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : بینَما رجلٌ قد سقی فی حوضٍ له یَنتظِر ذَوْدًا تَرِدُ علیه ' اذ جاء ہ رجلٌ راکبٌ ظَمآنُ مُطمئنٌّ ' قال : أرِدُ ؟ قال : لا ، فتنَحّی ' فعقل راحلَتَه ' فلمّا رأتِ الماء دنَتْ من الحَوْض ' ففجّرت الحوضَ ' قال : فقام صاحِب الحوض فأخذ سیفا من عُنقِه ' ثم ضربه به حتّی قتله ' قال : فخرج یَستَفْتِی ' فسأل رجالا من أصحاب محمد صلی الله علیه وسلم ' لستُ اُسمّیهِمُ ، وکلُّهم یُؤیسه ' حتّی أتی رجلا منهم ' فقال : هل تستطیع أن تُصدِرَهُ کما أوْرَدْتَه ؟ قال : لا ، قال : فهل تسطیع أن تبتغی نفقا فی الارض ' أو سُلّما فی السّماء ؟ فقال : لا ' قال : فقام الرجل فذهب غیرَ بعید ' فدعاه فردّه ' فقال : هل لک من والدین ؟ قال : نعم ، اُمّی حیّةٌ ، قال : احمِلْها و بَرَّها ، الخ۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی اپنے حوض میں سیراب کرنے کے لئے اپنے اونٹوں کا انتظار کر رہا تھا جو اس حوض پر اترنے والے تھے کہ اس کے پاس ایک پیاسا سوار شخص اطمینان کے ساتھ آیا اور کہنے لگا: کیا میں پانی کے پاس آجاؤں؟ اس نے جواب دیا: نہیں، پس وہ شخص دور ہوگیا، اس نے اپنی سواری کو باندھا، جب اس کی سواری نے پانی کو دیکھا تو وہ حوض کے قریب ہوگئی اور حوض میں چلی گئی پھر حوض کا مالک اٹھا اس نے اپنی تلوار پکڑی جو گردن میں لٹکی ہوتی ہوئی تھی اور اس آدمی کو مار ڈالا، راوی کہتے ہیں: پس وہ شخص فتوی لینے کے لئے نکلا، پس اس نے حضرت محمد ﷺ کے اصحاب میں سے چند حضرات سے سوال کیا، میں ان کے نام نہیں بتلاؤں گا، وہ سب اس کو مایوس کر

رہے تھے یہاں تک کہ وہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، انہوں نے اس آدمی سے کہا: کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ تو اس زمین کی ہر چیز فدیہ میں دے دے یا آسمان تک سیڑھی بنالے؟ اس نے کہا: نہیں، پھر وہ آدمی تھوڑا دور ہی گیا تھا کہ اسے بلا کر اس سے پوچھا کہ کیا تیرے والدین ہیں؟ اس نے کہا: میری والدہ زندہ ہیں، ان صحابی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ: جا ان کی خدمت کر اور ان کی فرماں برداری کر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۴۱/ ۲۴۳/ ۲۴۴/ ۲۴۶ ج ۱۴، من قال ليس لقاتل المؤمن توبة ، كتاب الديات ، رقم الحديث: ۲۸۳۰۳/ ۲۸۳۰۷/ ۲۸۳۰۸/ ۲۸۳۱۱/ ۲۸۳۱۵)

غصہ ور سائل کے قتل کا سوال

(۳۰)......جاء رجل الى ابن عباس رضى الله عنهما فقال : لمن قتل مؤمنا توبة ؟ قال : لا ' الا النّار ، فلمّا ذهب قال له جُلساؤه ' ما هكذا كنتَ تُفْتِينا ' كنتَ تُفْتينا أنّ لمن قتل مؤمنا توبةٌ مقبولةٌ ' فما بال هذا اليوم ؟ قال : انّي أحْسِبُه رجلا مُغضبا يريد أن يقتل مؤمنا ' قال : فبعثوا في أثَرِه فوجدوه كذلك۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۴۹ ج ۱۴، من قال لقاتل المؤمن توبة ، كتاب الديات ، رقم الحديث: ۲۸۳۲۶)

ترجمہ:......ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا مؤمن کو قتل کرنے والے کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہیں سوائے جہنم کے، پس وہ شخص چلا گیا، آپ کے ہمنشینوں نے آپ سے کہا: آپ رضی اللہ عنہما ہمیں ایسا فتوی نہیں دیتے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہما تو ہمیں یوں فتوی دیتے تھے کہ یقیناً مؤمن کے قاتل کی توبہ قبول ہوتی ہے، تو آج اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ

یہ شخص غصہ میں ہے اور کسی مؤمن کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، راوی کہتے ہیں کہ: پس وہ لوگ اس آدمی کے پیچھے گئے تو انہوں نے اسے ایسا ہی پایا۔

قاتل اور قتل کا حکم دینے والے دونوں جہنمی

(۳۱)......عن أبی الدّرداء رضی الله عنه قال : یَجِیءُ المقتولُ یوم القیامة ' فیُجلس علی الجادّة ' فاذا مرّ به القاتلُ قام الیه فأخذ بتَلْبِیبه ' فیقول : یا ربّ ! سَلْ هذا فیمَ قتلنِی ؟ قال : فیقول : أمرنی فلان ، قال : فیُؤخَذ القاتِلُ والآمر فیُلْقَیانِ فی النّار۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۴۵ ج۱۴، من قال لیس لقاتل المؤمن توبة ، کتاب الدیات ، رقم الحدیث ۲۸۳۱۴:)

ترجمہ:......حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مقتول شخص قیامت کے دن آئے گا اور راستہ کے بیچ میں بیٹھ جائے گا، جب قاتل اس کے پاس سے گزرے گا تو وہ کھڑا ہو کر اس کے گریبان کو پکڑ لے گا اور کہے گا: اے رب! اس سے پوچھئے کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟ تو وہ شخص کہے گا: مجھے فلاں نے حکم دیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قاتل اور حکم دینے والے دونوں کو پکڑ لیا جائے گا اور دونوں جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔

ابلیس قاتل کو تاج پہناتا ہے

(۳۲)......عن أبی موسی رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : اذا أصْبح اِبلیسُ بَثَّ جنودَه فیقول : من أخذل الیوم مسلما أُلْبِسْتُه التّاج ، قال : فیجیءُ هذا فیقول : لم أزَلْ به حتّی طلّق امراتَه ، فیقول : یوشِک أن یتزوَّج ' ویجیءُ لهذا فیقول : لم أزَلْ به حتی عقَّ والدَیْه فیقول : یوشِک أن یبرَّهُما ' ویجیءُ هذا فیقول : لم أزَلْ به حتّی أشرک فیقول : أنت أنت ، ویجیءُ هذا فیقول: لم أزَلْ به حتّی قَتل

فیقول : أنت أنت ، ویُلبِسُه التّاج۔

(الترغیب والترہیب ص۲۰۳ ج ۳، الترهیب من قتل النفس التی حرم الله الا بالحق ، رقم الحدیث :۲۰۔ ط: دارالکتب العلمیہ ، بیروت)

ترجمہ:......حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو ابلیس اپنا لشکر (زمین میں) پھیلا دیتا ہے اور کہتا ہے: آج جو کسی مسلمان کو ذلیل کرے گا میں اسے تاج پہناؤں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ایک شیطان نے آ کر کہا: میں برابر (ایک مسلمان کو) بہکاتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، ابلیس کہتا ہے: (ٹھیک ہے، تو نے کوئی خاص کام نہیں کیا) ہوسکتا ہے کہ پھر وہ اس سے نکاح کرلے، ایک (اورشیطان) آ کر کہتا ہے: میں (ایک مسلمان کو بہکاتا رہا یہاں تک کہ) وہ اپنے والدین کا نافرمان ہوگیا، (ابلیس کہتا ہے: ٹھیک ہے، تو نے بھی کوئی خاص کام نہیں کیا) ہوسکتا ہے وہ پھر کسی وقت (اپنے) والدین کے ساتھ اچھائی کرلے، (پھر ایک اور شیطان) آ کر کہتا ہے کہ: میں (ایک مسلمان کو بہکاتا رہا) یہاں تک کہ اس نے شرک کرلیا، ابلیس کہتا ہے: (یہ کارنامہ ہے) تو تو ہے، ایک (اورشیطان) کہتا ہے کہ: میں (ایک مسلمان کو بہکاتا رہا یہاں تک کہ) اس نے قتل کردیا، ابلیس کہتا ہے: (واہ واہ تو نے کام کیا) تو تو ہے، اور اس کو تاج پہناتا ہے۔

جہنم کی آگ قاتل سے لپٹ کر دوزخ میں پھینک دے گی

(۳۳)......عن أبی سعید رضی الله عنه عن نبی الله صلی الله علیه وسلم انه قال : یخرج عُنُق من النّار یتکلّمُ یقول : وُکِّلتُ الیوم بثلاثةٍ : بکلِّ جبّارٍ ، وبمن جعل مع الله الها آخر ، وبمن قتل نفسا بغیر نفس ، فَیَنطَوِی علیهم ، فیَقذِفُهُم فی غمرات

جھنّم۔

ترجمہ:......حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) جہنم سے ایک آگ نکلے گی، اور وہ بات کرتی ہوگی اور کہے گی: آج میں تین قسم کے (مجرم) لوگوں پر مسلط کی گئی ہوں: ہر ظالم (سرکش) پر، اور اس پر جس نے اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو معبود بنایا، اور اس پر جس نے ناحق قتل کیا، پھر وہ ان سے لپٹ جائے گی اور انہیں جہنم کی آگ میں پھینک دے گی۔

(مسند احمد ص ۴۵۱ ج ۱۷، مسند ابی سعید الخدری، رقم الحدیث: ۱۱۳۵۴)

قتل کی جگہ پر حاضر ہونے والے پر بھی لعنت ہے

(۳۴)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: قال رسول الله صلی الله علیه و سلم: لا یَقِفُن أحدكم موقفًا یقتل فیه رجل ظلما، فان اللعنة تنزل علی من حضر، حین لم یدفعوا عنه، ولا یقفن أحدكم موقفا یضرب فیه رجل ظلما، فان اللعنة تنزل علی من حضره حین لم یدفعوا عنه۔

(معجم طبرانی کبیر ص ۲۶۰ ج ۱۱، عکرمة عن ابن عباس، رقم الحدیث: ۱۱۶۷۵۔ مجمع الزوائد ص ۳۲۰ ج ٦، باب فیمن حضر قتل مظلوم أو عقوبته، کتاب الدیات، رقم الحدیث: ۱۰۷۱۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسی جگہ نہ رہے جہاں کوئی ظلماً قتل کیا جارہا ہو، اس لئے کہ اس جگہ پر حاضر رہنے والے پر بھی لعنت برستی ہے، اگر وہ لوگ اس کا دفاع نہ کریں، اور تم میں سے کوئی ایسی جگہ نہ رہے جہاں کوئی ظلماً مارا جارہا ہو، اس لئے کہ اس جگہ پر حاضر رہنے والے پر بھی لعنت برستی ہے، اگر وہ لوگ اس کا دفاع نہ کرے۔

اسلام کے اقرار پر قتل اور آپ ﷺ کا ارشاد

(۳۵)......اسامة بن زيد رضى الله عنهما يقول : بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الحُرُقة فصَبَّحْنا القومَ فهَزَمْناهم ولَحِقْتُ أنا ورجل من الانصار رجلا منهم فلـمّا غشِيناه قال : لا اله الا الله ، فكفّ الانصارى فقطعْتُه برُمْحِى حتى قتلتُه ، فلمّا قدِمنا بلغ النبى صلى الله عليه وسلم فقال : يا أُسامةُ ! أقتَلْتَه بعد ما قال : لا اله الا الله ؟ قلت : كان مُتعَوِّذا ، فما زال يُكَرِّرُها حتى تمَنَّيْتُ أنِّى لم أكُنْ أسْلمتُ قبل ذلك اليوم۔

(بخاری، باب بعث النبى صلى الله عليه وسلم اسامة بن زيد الى الحرقات من جهينة ، كتاب المغازى ، رقم الحديث:۴۲۶۹۔باب ﴿ ومن احياها ﴾ ، كتاب الديات ، رقم الحديث:۶۸۷۲)

ترجمہ:......حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حرقہ کی طرف بھیجا، ہم ان لوگوں کی طرف صبح کے وقت پہنچے، سو ہم نے ان کو شکست دی، اور میں اور انصار کے ایک مرد نے ان کے ایک مرد کا پیچھا کیا، جب ہم نے اس پر غلبہ پا لیا تو اس نے کہا: لا الہ الا اللہ، پس وہ انصاری تو (اس پر حملہ کرنے سے) رک گیا اور میں نے اس پر اپنے نیزے سے حملہ کیا حتی کہ میں نے اس کو قتل کر دیا، جب ہم (واپس) آئے تو نبی کریم ﷺ تک یہ خبر پہنچ چکی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: اے اسامہ! تم نے اس کو اس کے لا الہ الا اللہ پڑھنے کے بعد قتل کر دیا، میں نے عرض کیا: وہ اس کلمہ کی پناہ لے رہا تھا، آپ ﷺ بار بار یہی (گذشتہ جملہ) فرماتے رہے حتی کہ میں نے تمنا کی کہ میں آج سے پہلے اسلام نہ لایا ہوتا۔

دو سنگین گناہ: شرک اور قتل

(۳۶)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : هما المُبْهَمتان : الشِّرک والقَتل۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ دونوں سنگین گناہ ہیں: شرک اور قتل۔

آپ ﷺ کا اللہ تعالی سے قاتل کے لئے باربار سوال

(۳۷)......قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ما نازلتُ ربِّی فی شیء ، ما نازلتُه فی قاتلِ المؤمن ، فلم یُجِبْنِی۔

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے کسی چیز کے بارے میں باربار نہیں پوچھا جتنا میں نے ان سے مؤمن کو قتل کرنے والے کے بارے میں پوچھا، پس اللہ تعالی نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔

قیامت کے دن مقتول کا سوال

(۳۸)......قال أبوموسی رضی الله عنه : ما من خَصْمٍ یوم القیامة أبغضُ الَیَّ من رجل قتلتُه ، تَشْخَب أوْداجُه دما ، یقول : یا ربِّ ! سلْ هذا ! علام قتلنی۔

ترجمہ:......حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے نزدیک قیامت کے دن سب سے زیادہ مبغوض جھگڑالو وہ آدمی ہوگا جس کو میں نے قتل کیا ہوگا، اس کی رگوں سے خون نکل رہا ہوگا وہ کہے گا: اے رب! اس سے پوچھئے کہ کس وجہ سے اس نے مجھے قتل کیا؟۔

قتل سے توبہ شرک کی توبہ زیادہ محبوب

(۳۹)......عن الضحاک بن مُزاحم قال : لأن أتوب من الشرک أحبُّ الیَّ من أن

أتوب من قتل مؤمن۔

ترجمہ:......حضرت ضحاک بن مزاحم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میرے نزدیک شرک سے توبہ کرنے سے زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ میں مؤمن کے قتل سے توبہ کروں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۴۴ ج۱۴، من قال ليس لقاتل المؤمن توبة ، كتاب الديات ، رقم الحديث :۲۸۳۰۵/۲۸۳۰۶/۲۸۳۰۹/۲۸۳۱۰)

(۴۰)......عن عبد الله رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لا تُقْتَلُ نفسٌ ظُلما الا كان على ابن آدمِ الاوّل كِفُلٌ من دمِها ' لانّه اوّل من سنَّ القتل۔

(بخاری، باب خَلق آدم و ذريته ، كتاب احاديث الانبياء ، رقم الحديث:۳۳۳۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو بھی ظلماً قتل کیا جائے گا' اس کے قتل کے گناہ کا ایک حصہ (حضرت) آدم (علیہ السلام) کے پہلے بیٹے پر ہوگا، کیونکہ اس نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ ایجاد کیا۔

جاہلیت کی وجہ سے قتل کرنے والے پر لعنت

(۴۱)......لعن الله من قتل بذحل الجاهلية۔

(كنز العمال ، قاتل النفس ، القصاص ، رقم الحديث:۳۹۹۲۶)

ترجمہ:......اللہ تعالی کی لعنت ہو اس پر جو جاہلیت کے بدلہ میں کسی کو قتل کرے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر لعنت

(۴۲)......فقال على : لعن الله قتلة عثمان فى السهل والجبل والبر والبحر ، الخ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۸۳ ج۲۱، فى مسير عائشة وعلى وطلحة والزبير رضى الله عنهم ، كتاب الجمل ، رقم الحديث:۳۸۹۴۸)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: لعنت ہو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر، چاہے وہ نرم زمین میں ہوں یا پہاڑوں میں، خشکی میں ہوں یا تری میں۔

....

قتل تو بہت دور کی بات ہے، حدیث شریف میں تو کسی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے پر جہنم اور لعنت کی وعید آئی ہے:

ہتھیار سے اشارہ کرنے پر جہنم کی وعید

(۴۳)......أبا هريرة رضي الله عنه : عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : لا يُشير أحدُكم على أخيه بالسّلاح فانّه لا يَدُرى لعلّ الشيطان يَنزَعُ في يده فيقع في حُفُرة من النّار۔

(بخاری، باب قول النبی صلی الله علیه وسلم من حمل علینا السِّلاح فلیس منّا ،کتاب الفتن ، رقم الحدیث: ۷۰۷۲)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے (دینی) بھائی پر ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، کیونکہ وہ نہیں جانتا ہے ہوسکتا ہے کہ شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار کو چھڑوادے، پس وہ دوزخ کے گھڑھے میں گر جائے۔

ہتھیار سے اشارہ کرنے پر لعنت

(۴۴)......قال أبو القاسم صلى الله عليه وسلم : من أشار الى أخيه بِحَديدةٍ، فانّ الملائكة تَلْعنُه حتى يدَعَه وان كان أخاه لابيه وأُمّه۔

(مسلم، باب النهی عن الاشارة بالسلاح الی مسلم ،کتاب البر الصلة ، رقم الحدیث: ۲٦١٦)

ترجمہ:......حضرت ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی طرف ہتھیار (دھار دار آلہ سے ڈرانے کے لئے) اشارہ کیا ہے تو جب تک وہ یہ کام نہ چھوڑ دے، فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں، اگر چہ وہ اس کا حقیقی بھائی کیوں نہ ہو۔

غلط فہمی میں قتل پر قرآن کریم کی آیت کا نزول

بعض واقعات ایسے ہوئے کہ کسی مسلمان کو عمداً نہیں غلط فہمی میں یا اس کے اقرار کو درست نہ سمجھ کر قتل کیا تو اس پر قرآن کریم کی آیت نازل ہوئی۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

(۱)......﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ﴾۔ (سورۂ نساء، آیت نمبر:۹۴، پارہ:۵)

ترجمہ:......اے ایمان والو! جب تم اللہ کے راستے میں سفر کرو تو تحقیق سے کام لیا کرو، اور جو شخص تم کو سلام کرے (تو دنیوی زندگی کا سامان حاصل کرنے کی خواہش میں) اس کو یہ نہ کہو کہ: ''تم مؤمن نہیں ہو''۔

تفسیر:......اس آیت کے شان نزول کے بارے میں چند روایتیں منقول ہیں:

(۱)......قال ابن عباس رضی الله عنهما : كان رجل فی غُنَيْمَةٍ له فلحقه المسلمون فقال : السلام عليكم ، فقتلوه وأخذوا غُنَيْمته ، فأنزل الله فی ذلک ، الخ۔

(بخاری، باب ولا تقولوا لمن القى اليكم السلم لست مؤمنا ، كتاب التفسير ، رقم الحديث: ۴۵۹۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک شخص اپنی بکریوں میں جا رہا تھا تو اس کو مسلمان ملے تو اس نے کہا: السلام علیکم، تو مسلمانوں نے اس کو قتل کر دیا اور اس کی بکریاں لوٹ لیں، تو اللہ تعالی نے اس کے متعلق اپنا یہ ارشاد نازل فرمایا۔

(۲)......عبـد الله بن أبی حدردٍ رضی الله عنه قال : بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلـم الی اِضَمٍ ' فخرجتُ فی نفرٍ من المسلمین فیهم أبو قتادة الحارث بن رِبعی و مُحَلِّمُ بن جثّامة بن قیس ' فخرجنا حتی اذا کنا ببطن اِضَم مرّ بنا عامر الأشجعی علی قَعُودٍ له معه مُتَیِّع ووَطُبٌ من لبن ' فلمّا مرّ بنا سلّم علینا ' فأمسَكْنا عنه ' وحمل علیه مُحلِّم بن جثّامة فقتله بشیءٍ کان بینه و بینه ' وأخذ بعیره و مُتَیِّعَه ' فلما قَدِمْنا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم واخبرناه الخبر ' نزل فینا القرآن ، الخ۔

(مسند احمد ص۳۱۰ ج۳۹، حدیث عبد الله بن ابی حدر ، رقم الحدیث:۲۳۸۸۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک جماعت کے ساتھ اضم (مکہ اور یمامہ کے درمیان ایک مقام پر) روانہ کیا، اس جماعت میں ابوقتادہ بن ربعی اور محلم بن جثامہ بن قیس بھی تھے، ہم روانہ ہوگئے حتی کہ جب اضم میں پہنچ گئے تو ہمارے پاس سے عامر اشجعی کا گذر ہوا جو ایک اونٹ پر اپنا سامان رکھے ہوئے جا رہا تھا، اور اس کے پاس دودھ کا ایک مشکیزہ بھی تھا، جب وہ ہمارے پاس سے گذرا تو اس نے ہم کو سلام کیا، ہم نے اس کو کچھ نہیں کہا اور محلم بن جثامہ نے اس پر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا اور اس کا اونٹ اور اس کا سامان چھین لیا، جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے یہ واقعہ بیان کیا تو ہمارے متعلق قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی (جو اوپر مذکور ہوئی)۔

(۳)......انّ نبی الـله صلی الله علیه وسلم بعث جیشا علیهم غالب اللیثی الی أهل فَـدَکَ ' و به ناسٌ من غَطَفان ' و کان مِرْداس منهم ' ففرّ أصحابه ' فقال مِرْداس : انّی مؤمـن وغیـرُ مُتَّبـعِکم ' فصَبَّحَتُه الخیل غُدْوةً ' فلمّا لَقُوه سلّم علیهم مِرداس ' فتلقّاه

أصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فقتلوه ، وأخذوا ما کان معه من متاع ، فأنزل الله فی شأنه ، الخ۔

(الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور ص ۶۱۶ ج ۴، سورۂ نساء، تحت آیت نمبر ۹۴ ط: قاہرہ)

ترجمہ:...... نبی کریم ﷺ نے غالب لیثی کی قیادت میں ایک لشکر فدک کی طرف روانہ کیا، وہاں قبیلۂ غطفان کے لوگ تھے، مرداس بھی انہیں لوگوں میں تھا، مرداس کے ساتھی بھاگ گئے، مرداس نے کہا: میں مؤمن ہوں اور میں تمہارا پیچھا نہیں کر رہا تھا، پھر صبح کو سواروں کی ایک اور جماعت آئی، ان سے ملاقات ہوئی تو مرداس نے ان کو سلام کیا، نبی کریم ﷺ کے اصحاب اس سے ملے تو اس کو قتل کر دیا اور اس کا مال ومتاع لوٹ لیا، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (جامع البیان ص ۳۰۳ ج ۴۔ تبیان القرآن ص ۷۶۵ ج ۲)

تلوار کی زد میں کلمہ پڑھنے کے باوجود قتل پر آپ ﷺ کا تعجب فرمانا

(۴)......اِنّ رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث بعثا من المسلمین الی قوم من المشرکین ، وانّهم التقَوْا فکان رجل من المشرکین اذا شاء أن یَقْصِد الی رجل من المسلمین قصد له فقتله ، وانّ رجلا من المسلمین قصد غَفْلَتَه قال : وکنّا نُحدِّث انّه اُسامة بن زید ، فلمّا رفع الیه السّیف قال : لا اله الا الله ، فقتله ، فجاء البشیر الی النبی صلی الله علیه وسلم فسأله فأخْبَره حتّی أخبره خبَر الرجل کیف صنع ، فدعاه فسأله ، فقال : لِمَ قَتَلْته ؟ قال : یا رسول الله ! أوْجَع فی المسلمین وقتل فلانا وفُلانا ، وسمّی له نفرا ، وانِّی حمَلْتُ علیه فلمّا رأی السّیف قال : لا اله الا الله ، قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : أقَتَلْته ؟ قال : نعم ، قال : فکیف تَصْنع بلا اله الا الله اذا جاءَ تْ یومَ القیامة ؟ قال : یا رسول الله ! استغفرلی ، قال : وکیف تصنع بلا اله الا

الـلـه اذا جاء ت يوم القيامة ؟ فقال فجعل لا يزيدُه على أن يقول : كيف تَصُنع بلا اله الا الله اذا جاءَ تُ يومَ القيامة ؟۔

(مسلم، باب تحریم قتل الکافر بعد قوله : لا اله الا الله ، كتاب الایمان ، رقم الحدیث:۹۷)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر مشرکین کی طرف (جہاد کے لئے) بھیجا، دونوں کا آپس میں مقابلہ ہوا، مشرکین میں ایک شخص اتنا دلیر تھا کہ جس مسلمان کو مارنا چاہتا تھا مار ڈالتا، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اس کی گھات میں تھے جس وقت وہ ان کی تلوار کی زد میں آ گیا اس نے کہا: لا الـه الا الـلـه، لیکن اس کے باوجود حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا، جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں فتح کی خوشخبری پہنچی تو بتانے والے نے اس شخص کے قتل کئے جانے کا واقعہ بھی بیان کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بلا کر دریافت فرمایا: تم نے اس کو کیوں قتل کیا؟ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے مسلمانوں کو قتل کیا تھا اور چند صحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم) کا نام لے کر بتلایا کہ فلاں فلاں کو شہید کیا تھا، میں نے اس پر حملہ کیا لیکن جب اس نے تلوار دیکھی تو فوراً کہا: لا الــه الا الله، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کو قتل کر دیا؟ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ''لا الــــه الا الــلــــه'' کا کلمہ آئے گا تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے استغفار فرما دیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کے دن ''لا الـه الا الله'' کا کلمہ آئے گا تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟ رسول اللہ ﷺ بار بار یہ کلمات دہراتے رہے کہ: جب قیامت کے دن ''لا اله الا الله'' کا کلمہ آئے گا تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟۔

تشریح:……اسی باب کی دوسری روایت میں ہے کہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش میں آج سے پہلے اسلام نہ لایا ہوتا؟ ''حتی تمنّیتُ اَنّی لم اکن اسلمت قبل ذلک الیوم ''۔

بہت زیادہ غور کرنے کا مقام ہے جب اقرار پر قتل وجود میں آیا تو آپ ﷺ نے کس قدر تعجب کا کلمہ ارشاد فرمایا، جب ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو عمداً قتل کردے تو اس پر کس قدر تعجب کیا جانا چاہئے؟

ایذاء مسلم کی ممانعت

کسی مسلمان کو تکلیف پہنچانے کی بھی ممانعت آئی ہے، پھر قتل کا کیا جواز؟ مسلمان کو تکلیف دینے کے بارے میں قرآن کریم اور حدیث میں سخت وعید بیان فرمائی ہے۔

(۱)......﴿ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴾۔(پ:۲۲رسورۂ احزاب، آیت نمبر:۵۸)

ترجمہ:......اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ان کے کسی جرم کے بغیر تکلیف پہنچاتے ہیں، انہوں نے بہتان طرازی اور کھلے گناہ کا بوجھ اپنے اوپر لا دلیا ہے۔

(۲)......عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : المسلم من سلم المسلمون من لسانه و یده ، والمهاجر من هجر ما نهی الله عنه۔

(بخاری، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه و یده ، کتاب الایمان ، رقم الحدیث:۱۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور (کامل) مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالی کے منع کئے ہوئے کاموں کو چھوڑ دے۔

(۳)......قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ملعون من ضارَّ مؤمنا أو مکر به۔

(ترمذی، باب ما جاء فی الخیانة والغش ، ابواب البر والصلة ، رقم الحدیث:۱۹۴۱)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص پر لعنت ہو جو کسی مسلمان کو تکلیف پہنچائے یا اسے دھوکہ دے۔

نوٹ:......تفصیل کے لئے دیکھئے! راقم الحروف کا رسالہ ’’کسی کو تکلیف نہ پہنچائیے‘‘ مرغوب المسائل ص ۳۴۸ ج ۶۔

آپ ﷺ کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے بدلہ لینے کا امر فرمانا

آج لوگ قتل کر لیتے ہیں اور کوئی خوف خدا نہیں ہوتا کہ قیامت کے دن اس کا سخت حساب دینا پڑے گا۔

آپ ﷺ نے معمولی معمولی ایذا پر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بعض اوقات بنفس نفیس بدلہ لینے کا حکم فرمایا، امام نسائی رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

(۱)......ان عمر رضی الله عنه قال : رأیتُ رسول الله صلی الله علیه وسلم یُقِصُّ من نفسه۔ (نسائی، القصاص من السلاطین ، کتاب القسامة ، رقم الحدیث:۴۷۸۱)

ترجمہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے آپ کو (بنفس نفیس) قصاص کے لئے پیش کیا۔

(۲)......عن أبی سعید الخدری رضی الله عنه قال : بینا رسولُ الله صلی الله علیه وسلم یَقْسِم شیئا اِذْ اَکَبَّ علیه رجل ، فطعنَهُ رسول الله صلی الله علیه وسلم بِعُرْجُونٍ کان معه ، فصاح الرّجلُ ، فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم : تعالَ فاسْتَقِد ، قال : بل عفَوْتُ یا رسولَ الله۔

(نسائی، القود فی الطعنة ، کتاب القسامة ، رقم الحدیث:۴۷۷۸)

ترجمہ:......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کوئی چیز تقسیم فرما رہے تھے، ایک شخص آپ پر جھک گیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کو ایک چھڑی چبھوئی، اس نے ایک چیخ ماری، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آؤ بدلہ لے لو، اس شخص نے کہا: یارسول اللہ! میں نے معاف کر دیا۔

''ابو داؤد شریف'' کی روایت میں ہے کہ: اس کے چہرہ پر زخم لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آؤ مجھ سے بدلہ لے لو، اس نے کہا: میں نے معاف کر دیا۔

(۳)......بِعُرجُونٍ کان معه فجُرِح بوجهه ' فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم : تعالَ فاستَقِدْ ، قال : بل عفَوْتُ یا رسولَ الله۔

(ابوداؤد، باب القود من الضربة و قص الامیر من نفسه ، کتاب الدیات ، رقم الحدیث:۴۵۳۶)

(۴)......عن أبی النّضر وغیرِه ' أخبروه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رأی رجلا مُتَخَلِّقًا فطعنه بقِدْحٍ کان فی یده ' ثم قال : أَلَمْ أنهَکم عن مثل هذا ؟ فقال الرجل : یا رسول الله ! انّ الله قد بعثک بالحقّ ' وانّک قد عَقَرتَنی ' فألقی الیه رسولُ الله صلی الله علیه وسلم القِدْح فقال له : استقِدْ ، فقال الرّجل : انّک طَعَنْتَنِی ولیس علیّ ثوبٌ ' وعلیک قمیصٌ ، فکشف له رسولُ الله صلی الله علیه وسلم عن بطنه ' فأکَبَّ علیه الرجل فقبّله۔

ترجمہ:......حضرت ابونضر وغیرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ ایک صاحب نے (سرخ رنگ کی) خوشبو لگائی ہوئی تھی، آپ نے اپنے ہاتھ مبارک میں جو تیر تھا اس سے ان کو چبھو کر فرمایا: کیا میں نے تم کو اس سے منع نہیں کیا تھا؟ ان صاحب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اور بیشک آپ نے مجھے زخمی کر دیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے تیر ان کے آگے ڈال دیا اور فرمایا: تم اپنا بدلہ لے لو، ان صاحب نے کہا: یا رسول اللہ! جب آپ نے مجھے تیر چبھویا تھا تو میرے بدن پر کپڑا نہیں تھا اور آپ کے بدن مبارک پر قمیص ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیٹ سے کپڑا اہٹا دیا، ان صاحب نے جھک کر آپ ﷺ کے بدن مبارک کا بوسہ لے لیا۔

(۵)......سوادُ بن عمرٍو قال : أتيتُ النبی صلی الله علیه وسلم وانا مُتَخَلِّقٌ بخَلوقٍ ' فلما رآنی قال لی : یا سوادَ بنَ عمرٍو ! خلوق ورسٍ ؟ أوَلَمْ أنْهَ عن الخَلوق ؟ و نَخَسنی بقَضیبٍ فی یده فی بطنی فأوجَعَنی ' فقلتُ : یا رسول الله ! القصاص ، قال : القصاص ، فکشف لی عن بطنه فجعلتُ اُقَبِّلُه ' ثم قلتُ : یا رسول الله ! أدَعه شفاعة لی یوم القیامة۔

ترجمہ:......حضرت سواد بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس وقت میں نے سرخ رنگ کی خوشبو لیپی ہوئی تھی، جب آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: اے سواد بن عمرو! تم نے ورس (ایک خوشبودار گھاس جس سے سرخ رنگ ہوجاتا ہے) کا لیپ کیا ہوا ہے، کیا میں نے تم کو اس خوشبو سے منع نہیں کیا تھا؟ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی آپ نے مجھے وہ چبھوئی جس سے مجھے درد ہوا، میں نے کہا: یارسول اللہ! آپ مجھے بدلہ دیں، آپ ﷺ نے اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹادیا اور میں آپ ﷺ کے پیٹ کو بوسہ دینے لگا، پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے قیامت کے دن کی شفاعت کی دعا فرمائیے۔

(۶)......کان اُسیدُ بن حُضَیر رجلا ضاحِکا مَلیحا ' قال : فبینما هو عند رسول الله صلی الله علیه وسلم یُحَدِّث القوم و یُضحِکُهم فطعن رسول الله صلی الله علیه وسلم باِصبَعِه فی خاصِرتِه ' فقال : أوجعتَنی ، قال : اقتصّ ، قال : یا رسول الله ! ان علیک قمیصا ولم یکن علیّ قمیصٌ ، قال : فرفع رسول الله صلی الله علیه وسلم قمیصَه ' فاحتَضَنَه ' ثم جعل یُقَبِّل کَشحَه ، فقال : بأبی أنت وامّی یا رسول الله ! أردتُ هذا۔

ترجمہ:......حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بہت ہنسانے والے حسین تھے، ایک دن وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اور ان کو ہنسا رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلی اس کی کوکھ میں چبھوئی، انہوں نے عرض کیا: آپ نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: بدلہ لے لو، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے قمیص پہنی ہوئی ہے اور میں نے قمیص نہیں پہنی ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص اٹھادی، وہ آپ ﷺ کے بدن مبارک سے لپٹ گئے اور آپ ﷺ کے پہلو کا بوسہ لینے لگے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں اور باپ فدا ہوں! میرا یہی ارادہ تھا۔

(سنن کبری بیہقی ص۲۳۳/۲۳۴/۲۳۵ ج۱۶، باب ما جاء فی قتل الامام وجرحه، جماع ابواب تحریم القتل، رقم الحدیث:۱۶۱۱۲/۱۶۱۱۳/۱۶۱۱۴)

....

قصاص کا حکم

شریعت مطہرہ نے کسی کے قتل کو ہلکا اور معمولی نہیں سمجھا، بلکہ قاتل سے قصاص رکھا، یعنی اگر کوئی کسی کو قتل کردے تو مقتول کے ورثاء کو حق ہے کہ اس قاتل کو قتل کی سزا دلوائیں۔

(۱)......﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی ﴾۔

(پ:۲/سورۂ بقرہ، آیت نمبر:۱۷۸)

ترجمہ:......اے ایمان والو! جو لوگ (جان بوجھ کر ناحق) قتل کردیئے جائیں ان کے بارے میں تم پر قصاص (کا حکم) فرض کردیا گیا ہے۔

نوٹ:......قصاص کے تفصیلی مسائل کتب فقہ میں ہیں۔

دنیا میں پہلا قتل

(۲)......﴿ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ م اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ط قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ط قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴾۔

(پ:۶ رسورۂ مائدہ، آیت نمبر:۲۷)

ترجمہ:......اور (اے پیغمبر!) ان کے سامنے آدم کے دونوں بیٹوں کا واقعہ بھی ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سنا دیجئے، جب دونوں نے قربانی پیش کی تو ان دونوں میں سے ایک کی تو قربانی قبول کر لی گئی اور دوسرے کی قبول نہیں کی گئی۔ اس (دوسرے نے پہلے سے) کہا کہ: میں تجھے قتل کر کے رہوں گا، پہلے نے کہا: اللہ تعالی تقوی والوں ہی کا عمل قبول کرتے ہیں۔

تفسیر:......دونوں بیٹوں سے مراد ہابیل وقابیل ہیں، قابیل بڑا تھا اور ہابیل چھوٹے تھے، اس وقت چونکہ دنیا کی آبادی صرف حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد پر مشتمل تھی، اور بڑی ضرورت نسل انسانی کی افزائش کی تھی، اس لئے ان کی اہلیہ حضرت حوا علیہا السلام کے ہر حمل میں دو جڑواں بچے پیدا ہوتے تھے، ایک لڑکا اور ایک لڑکی۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت میں حکم یہ تھا کہ ایک ہی بطن سے پیدا ہونے والے بھائی' بہن کے درمیان تو نکاح حرام تھا، لیکن ایک حمل میں پیدا ہونے والے لڑکے کا نکاح دوسرے حمل سے پیدا ہونے والی لڑکی سے ہوسکتا تھا۔ قابیل کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی وہ بڑی خوبصورت تھی، اس کا نام ''اقلیماء'' تھا، اور ہابیل کی بہن نام ''لیوذا'' تھا، وہ خوبصورتی میں ''اقلیماء'' سے کم تھی، لیکن جڑواں بہن ہونے کی وجہ سے قابیل کا نکاح ''اقلیماء'' سے جائز نہ تھا۔ اس کے باوجود اس کا اصرار یہی تھا کہ وہ اسی سے نکاح کرے گا۔ ہابیل کے لئے وہ لڑکی حرام نہ تھی، اس لئے وہ اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا تھا۔ جب دونوں کا یہ اختلاف بڑھا تو فیصلہ اس

طرح قرار پایا کہ دونوں کچھ قربانی اللہ تعالی کے حضور پیش کریں۔ جس کی قربانی اللہ تعالی نے قبول فرمالی اس کا دعوی برحق سمجھا جائے گا۔ چنانچہ دونوں نے قربانی پیش کی۔ روایات میں ہے کہ ہابیل نے ایک دنبہ قربان کیا، اور قابیل نے کچھ زرعی پیداوار پیش کی، اس وقت قربانی کے قبول ہونے کی علامت یہ تھی کہ آسمان سے ایک آگ آکر قربانی کو کھا لیتی تھی۔ ہابیل کی قربانی کو آگ نے کھالیا، اور اس طرح اس کی قربانی واضح طور پر قبول ہوگئی، اور قابیل کی قربانی وہیں پڑی رہ گئی، جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ قبول نہیں ہوئی۔ اس پر بجائے اس کے کہ قابیل حق کو قبول کر لیتا، حسد میں مبتلا ہوکر اپنے بھائی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہوگیا۔ (مستفاد: آسان ترجمہ، از: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم)

(۲)......﴿ لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَکَ لِتَقْتُلَنِیْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْکَ لِاَقْتُلَکَ ج اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾۔ (پ:٦/سورۂ مائدہ، آیت نمبر:۲۸)

ترجمہ:......اگر تم نے مجھے قتل کرنے کے لئے اپنا ہاتھ اٹھایا تب بھی میں تو تیرے قتل کے لئے تجھ پر ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔ بیشک میں اللہ تعالی رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔

تفسیر:......اگر کسی شخص پر حملہ کیا جائے تو بہ قدر طاقت اپنا دفاع کرنا جائز ہے یا واجب؟ اس میں اختلاف ہے، بعض حضرات کے نزدیک صرف جائز ہے، اس قول کے مطابق ہابیل کی خودسپردگی پر کوئی اعتراض نہیں، دوسرا قول یہ ہے کہ دفاع واجب ہے، زیادہ تر اہل علم کی یہی رائے ہے، ایسی صورت میں سمجھنا چاہئے کہ دفاع کے واجب ہونے کا حکم شریعت محمدی ﷺ میں ہے، حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت میں یہ حکم نہیں تھا۔

(۲)......﴿ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِکَ فَتَکُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ج وَ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ، فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴾۔

ترجمہ:...... میں چاہتا ہوں کہ تو اپنے گناہ کے ساتھ میرے گناہ کا بوجھ بھی اٹھالے اور تو دوزخیوں میں سے ہوجائے، اور یہی ظلم کرنے والوں کی سزا ہے۔ آخر کار اس کے نفس نے اس کو اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کرلیا، چنانچہ اس نے اپنے بھائی کو قتل کر ڈالا، اور نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہوگیا۔ (پ:۶ / سورۂ مائدہ، آیت نمبر:۲۹/۳۰)

تفسیر:......ایک شخص پر دوسرے کے گناہ کی ذمہ داری نہیں ہوتی، مگر اس سے دو صورتیں مستثنی ہیں: اول یہ کہ: قیامت کے دن مظلوم کو ظالم سے اس طرح بدلہ دلوایا جائے گا کہ پہلے ظالم کی نیکیاں مظلوم کے حصہ میں ڈالی جائیں گی، یہاں تک کہ نیکیاں ختم ہوجائیں گی، اور حق تلفیاں باقی رہ جائیں گی، اب مظلوم کے گناہ ظالم کے حصہ میں ڈالے جائیں گے۔ (ابوداؤد، حدیث نمبر:۴۲۶۱، ابواب الفتن والملاحم)

دوسرے: جو شخص کسی برے طریقہ کو شروع کرے، تو بعد میں جو لوگ بھی اس بری راہ پر چلیں گے، ان کے گناہ میں برائی کا یہ بانی اول بھی شریک ہوگا۔

(ابن ماجہ، باب من سن سنة ، الخ، حدیث نمبر:۲۰۳)

چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ: ہر قتل کے گناہ میں قابیل بھی شریک ہوتا ہے۔

(بخاری، باب خلق آدم و ذریته، حدیث نمبر:۳۳۳۵)

قابیل نے ہابیل پر ظلم تو کیا ہی، خدا تعالی کی زمین پر پہلا قتل ناحق بھی اسی کے ہاتھوں نے کیا ہے، اس لئے وہ ہابیل کے گناہ کا بوجھ تو اٹھائے گا ہی، اس کے علاوہ ہر قتل ناحق کے گناہ میں بھی شریک رہے گا۔

(مستفاد: آسان تفسیر، از: حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی مدظلہم)